جگن ناتھ آزاد

جگن ناتھ آزاد محقق بھی تھے اور شاعر بھی۔ اور ان دونوں حیثیتوں سے ان کی اہمیت مسلم مانی جاتی ہے۔ جہاں تک شاعری کا تعلق ہے وہ غزل گوئی اور نظم نگاری پر بھی یکساں دسترس رکھتے تھے۔ ان کے والد تلوک چند محروم بھی شاعر تھے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ شاعری انہیں وراثت میں ملی تھی۔

جگن ناتھ آزاد 5 دسمبر 1918ء کو عیسیٰ خیل میں پیدا ہوئے جو اب پاکستان کے ضلع میانوالی کی تحصیل ہے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے گھر ہی پر اپنے والد سے حاصل کی جو ایک اسکول ٹیچر بھی تھے۔ پہلے کلور کوٹ کے ایک اسکول میں ان کا داخلہ تیسرے درجے میں ہوا۔ 12 برس کی عمر میں انہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد ان کا داخلہ موہن رائے ہندو ہائی اسکول، میانوالی میں ہوا۔ جہاں سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ جب والد کا تبادلہ راولپنڈی ہوگیا تو وہاں کے ڈی اے وی کالج میں داخلہ لیا۔ 1933ء میں ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ پھر گارڈن کالج، راولپنڈی سے بی اے کیا۔ 1942ء میں انہوں نے پنجاب یونی ورسٹی سے فارسی زبان وادب میں آنرز کی ڈگری حاصل کی اور اسی مضمون میں 1944ء میں ایم اے کیا۔

جب ملک کا بٹوارہ ہوا تو وہ ستمبر 1947ء میں دہلی آگئے۔ لیکن پاکستان سے ان کا تعلق ہمیشہ قائم رہا۔

جگن ناتھ آزاد نے مختلف قسم کی نوکریاں کیں اور آخر میں جموں یونی ورسٹی میں انہیں صدر شعبہ اردو کا عہدہ ملا۔ وہ اس منصب پر 1983ء تک رہے۔ پھر پروفیسر امریٹس بنادیئے گئے۔ یہ اعزاز ان کے لئے تاحیات تھا۔

محقق کی حیثیت سے انہوں نے بہت اہم خدمات انجام دیں ان کا شمار ماہرین اقبالیات میں ہوتا ہے۔

شاعری میں انہوں نے غزل کے ساتھ ساتھ نظموں میں بھی اپنی ایک خاص پہچان بنائی۔ وہ ترقی پسند دور کے ایسے شاعر ہیں جنہوں نے اپنی غزلوں اور نظموں میں کلاسیکی اور روایتی رنگ کو پھیکا نہیں پڑنے دیا۔

25/ جولائی 2004ء کو ان کا انتقال دہلی میں ہوا۔

انڈیا گیٹ

انڈیا گیٹ کی رفعت ہے نگاہوں پہ محیط
انڈیا گیٹ وہ تاریخ کا اک بابِ جلیل
انڈیا گیٹ وہ افرنگ کی تعمیرِ جمیل
انڈیا گیٹ وہ اغیار کی نصرت کا نشاں
انڈیا گیٹ وہ اپنوں کی غلامی کی دلیل

کشورِ ہند کے جانباز محبانِ وطن
خون سے سینچے نکلے ہیں پیرایوں کا چمن
ایک سیلاب شجاعت کا بڑھا آتا ہے
کہیں دجلے کی ہیں لہریں کہیں امواج جمن

واہ کیا جوش تہوّر کا ہے اشد غنی
ہر قدم سے ہے عیاں حسرتِ شمشیر زنی
بھوک ہر شخص کو جانباز بنا دیتی ہے
اور افلاس رہ منزلِ حب الوطنی

سامنے دیدۂ مشتاق کے موجود ہے کیا
زندگانی کے خزانے سے یہ مفقود ہے کیا
اوجِ افلاک تری منزلِ مقصود ہے کیا
انڈیا گیٹ کی رفعت ہے نگاہوں پر محیط

لفظ و معنی

رفعت	۔	بلندی
محیط	۔	پھیلا ہوا
تعمیر	۔	بناوٹ
جمیل	۔	خوبصورت
اغیار	۔	غیر کی جمع
نصرت	۔	کامیابی
کشورِ ہند	۔	ملک ہندوستان کی طرف اشارہ ہے
جانباز	۔	بہادر، جان دینے والا
محبان	۔	دوست، محب کی جمع
شجاعت	۔	بہادری
غنی	۔	بے نیاز
عیاں	۔	ظاہر
افلاس	۔	غریبی
دشت	۔	جنگل
علم	۔	جھنڈا
مشتاق	۔	چاہت، چاہنے والا
مفقود	۔	گم شدہ چیزیں، نایاب

اوج - بلندی

اخلاص - خلوص کی جمع

مطیع - فرماں بردار

آپ نے پڑھا

- اس نظم میں شاعر نے انڈیا گیٹ کی عظمت کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ گیٹ ہندوستان کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے اگرچہ اس کی تعمیر انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں کی تھی لیکن اس کے باوجود اس سے ہندوستان کی عظمت کی پہچان نمایاں ہوتی ہے۔
- شاعر کو یہ احساس بار بار ستاتا ہے کہ ہم اپنی عظمت کی پہچان کے لئے دوسروں کے دست نگر ہیں۔ آزادی کی طلب اور ہندوستان کی اپنی پہچان ہمارا سب سے بڑا مقصد ہونا چاہئے۔ ہر طرف افلاس اور ناداری کا نقشہ نظر آتا ہے۔ لیکن ہم فرنگیوں کی تعمیر کردہ نشانی پر فخر کرنے لگتے ہیں۔
- ہمیں اپنی صحیح منزل کو سمجھنا چاہئے اور انڈیا گیٹ کو تاریخ کی ایک یادگار کے طور پر قبول تو کرنا چاہئے لیکن ہمیں اپنے بنیادی مسائل کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ نظم میں مختصر لیکن پر اثر انداز میں شاعر نے قومی حمیت کو للکارا ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. جگن ناتھ آزاد کب پیدا ہوئے؟
2. جگن ناتھ آزاد کے والد کا نام کیا ہے؟
3. انڈیا گیٹ کہاں ہے؟
4. انڈیا گیٹ کی تعمیر کس نے کی؟

مختصر سوالات

1. اس نظم میں شاعر نے جو کچھ کہا ہے اسے پانچ جملے میں لکھئے۔
2. نظم کی مختصر تعریف کیجئے۔
3. جگن ناتھ آزاد کے تین شعری مجموعوں کے نام لکھئے۔

4. جگن ناتھ آزاد کے مختصر حالات پانچ جملے میں لکھیے۔

5. اسم ضمیر کی تعریف لکھیے۔

طویل سوالات

1. نظم کے پہلے بند کی تشریح کیجیے۔

2. زیرِ نصاب نظم 'انڈیا گیٹ' کا خلاصہ پیش کیجیے۔

3. جگن ناتھ آزاد کی نظم نگاری کا جائزہ لیجیے۔

4. واحد سے جمع بنائیے۔

غیر، باب، دلیل، شخص، مقصد

آئیے، کچھ کریں

1. اپنے استاد کی مدد سے پانچ مسلم شعرا کے نام لکھیے۔